إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰۤى أَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

ٹیلیفون نمبر ۹۱

روزنامہ

الفضل

ایڈیٹر غلام نبی

دارالامان قادیان

تار کا پتہ الفضل قادیان

THE DAILY

ALFAZL, QADIAN.

یوم چہارشنبہ

جلد ۲۸	۲۸ ذوالحجہ ۱۳۵۸ھ	۷ ماہ تبلیغ ۱۳۱۹ ش	۷ فروری ۱۹۴۰ء	نمبر ۲۹

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۔ نَحْمَدُهٗ وَ نُصَلِّيْ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ

أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

هُوَ النَّاصِرُ

مَنْ أَنْصَارِيْ إِلَى اللّٰهِ

رقم فرمودہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

دوستوں کو معلوم ہے۔ کہ سال ششم کے وعدوں کے لکھوانے کی مدت قریب الاختتام ہے۔ یہ سال دس سالہ تحریک کے نصف آخر کا پہلا سال ہے۔ اس لئے خاص اہمیت رکھتا ہے۔ اور احباب کو چاہیئے۔ کہ اس وقت کی نزاکت کو محسوس کرتے ہوئے خاص توجہ سے نئے وعدے کرنے اور سابق وعدوں کو پورا کرنے کی طرف توجہ کریں۔ احباب کو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ:۔

۱۔ آپ لوگوں نے خلافت جوبلی کی تقریب مناکر اور احمدیہ جھنڈے کی تجویز کرکے خدمتِ اسلام کا ایک نیا عہد کیا ہے۔ جو آپ کے مونہہ نے کہا۔ آپ کا عمل اس کے مطابق۔ بلکہ اس سے بڑھ کر ہونا چاہیئے:۔

۲۔ دنیا اس وقت ایک خطرناک جنگ میں مبتلا ہے۔ جس کے اسباب مادی ہیں۔ ایک مومن کو ان لوگوں کی قربانیوں کو دیکھ کر غیرت میں آنا چاہیئے۔ اور اُن سے بڑھ کر قربانیوں کا نمونہ دکھانا چاہیئے:۔

۳۔ مومن کا قدم کبھی پیچھے نہیں پڑتا۔ بلکہ آگے پڑتا ہے۔ ہر وہ شخص جس نے تحریک جدید میں حصہ لیا۔ اس کا ایمان اس سے مطالبہ کرتا ہے۔ کہ وہ اس سے زیادہ وعدہ کرے۔ اور زیادہ عمدگی سے ادا کرے۔ اور جس نے پہلے وعدہ نہیں کیا۔ یا ادا نہیں کیا۔ اس کا ایمان تقاضا کرتا ہے۔ کہ وہ اب وعدہ کرے یا پہلے وعدہ کو جلد جلد پورا کرے۔

۴۔ احباب کو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ وہ اس تحریک میں حصہ لے کر اشاعتِ اسلام کی مستقل عمارت کی بنیاد رکھتے ہیں۔ اور جو خدا کے لئے گھر بناتا ہے اللہ تعالےٰ اس کے لئے دنیا اور آخرت میں گھر بناتا ہے:۔

۵۔ ہماری اولادیں، خدا انہیں نیک کرے، ہو سکتا ہے۔ کہ ہمارے لئے بڑی یادگار ہوں۔ لیکن یہ یادگار وہ ہے۔ کہ ہمیشہ ثواب اور عزت کا موجب ہوگی۔ اور بعید نہیں۔ کہ اس یادگار کے طفیل اللہ تعالےٰ ہماری اولادوں کو بھی نیک ہی رکھے:۔

۶۔ پس اے دوستو! مرنے سے پہلے اور وقت کے ہاتھ سے نکل جانے سے پہلے اس تحریک میں حصہ لے لو۔ کہ اس امت پر یہ دن پھر نہ آئیں گے:۔

۷۔ آج خدا تعالےٰ کی رحمت کے دروازے کھلے ہیں۔ کل خدا جانے کیا حال ہوگا۔ پس ہمت کرو۔ اور اس عظیم الشان تحریک میں ہمت سے بڑھکر حصہ لے کر ثواب دارین حاصل کرو۔

۸۔ یہ نہ انتظار کرو۔ کہ دوسرے آگے بڑھیں۔ تو قدم اٹھاؤ گے۔ اگر آپ کے عہدہ دار سست ہیں۔ تو خود ہی وعدہ لکھ کر بھجوا دیں۔ بلکہ دوسروں کو بھی تحریک کریں۔ تاکہ دوسروں کے ثواب میں بھی حصہ دار ہو جائیں:۔

۹۔ تحریک جدید کے عہدہ داروں کو اپنی ذمہ داری کا احساس چاہیئے۔ کہ اپنی زندگی کے ایام میں سے ان چند ایام کو تو خدا تعالےٰ کے لئے وقف کر دیں۔

۱۰۔ یاد رہے۔ کہ وعدہ لکھوانے کی آخری مدت ہندوستان کے لئے ۱۵۔ فروری ہے۔ اور وعدہ ڈاک میں ڈالنے کی آخری مدت ۱۶۔ فروری ہے:۔

اللہ تعالےٰ آپ کے ساتھ ہو۔ والسلام:۔

خاکسار: مرزا محمود احمد

مدینۃ المسیح

قادیان ۵ ماہ تبلیغ ۱۳۱۹ ہش - کراچی سے ملک صلاح الدین صاحب ایم اے پرائیویٹ سیکرٹری حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ ۲ تاریخ کے خط میں لکھتے ہیں سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مع خدام بخیریت ہیں - الحمد للہ

حضرت مولوی شیر علی صاحب کو اب بہت حد تک افاقہ ہے۔

خان صاحب منشی برکت علی صاحب جوائنٹ ناظر بیت المال چند روز کی رخصت کے بعد واپس آ گئے ہیں ؁

نظارت دعوۃ و تبلیغ کی طرف سے مولوی احمد خان صاحب نسیم مبلغ سلسلہ کو سری گوبند پور میں عارضی طور پر تبلیغ کے لئے مقرر کیا گیا ہے۔

سید سردار حسین شاہ صاحب کے ہاں نواسہ پیدا ہوا - مبارک ہو۔

مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری کی اہلیہ صاحبہ چند دنوں سے بیمار ہیں دعا کی جائے صحت کی جائے ؁

شکریہ احباب

میری بیعت پر بہت سے دوستوں نے بڑی خوشی کا اظہار کر کے مبارکباد دی ہے - جن کا شکریہ میں بذریعہ اس تحریر کے ادا کرتا ہوں - اللہ تعالیٰ ہر ایک کو اجر جزیل عطا کرے۔ غلام حسن پشاوری مقیم قادیان

آئندہ سال ۴۲-۱۹۴۱ء کے بجٹوں کی تشخیص فوراً کی جائے

نظارت بیت المال کی طرف سے آئندہ سال کے بجٹوں کی تشخیص کے لئے جماعتوں کو تشخیص فارم بھجوائے گئے ہیں - عہدیداران و پریذیڈنٹ صاحبان براہ مہربانی اپنی اپنی جماعتوں کے بجٹ فوراً تشخیص کر کے بھجوا دیں - تاکہ مجلس مشاورت کے موقعہ کے لئے جو بجٹ عنقریب چھپنے والا ہے - اس میں جماعتوں کے بجٹ نئی تشخیص کے مطابق درج ہو سکیں۔ ناظر بیت المال قادیان

خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب کا پتہ

خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب ناظر بیت المال نے کراچی سے اطلاع دی ہے - کہ ان کا پتہ تا اطلاع ثانی حسب ذیل ہوگا - معرفت حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ

Minocher Homi Bungalow
Cincinatus town Karachi.

یوم تبلیغ کے لئے نہایت مفید لٹریچر

غیر مسلموں میں تبلیغ اسلام کے لئے تین ماہ امان ۱۳۱۹ ہش مطابق ۳ مارچ سنہ ۴۰ء جو یوم تبلیغ منایا جائے گا - اس کے لئے نظارت دعوۃ و تبلیغ نے نہایت مفید لٹریچر - اردو انگریزی ہندی، گورمکھی میں تیار کیا ہے - احباب کو چاہیئے - کہ اپنے اپنے حلقۂ تبلیغ کے لحاظ سے یہ لٹریچر منگالیں جو نہایت سستا ہے - اس کے متعلق تفصیلی اعلان گزشتہ پرچہ میں شائع ہو چکا ہے۔

ترانۂ بلاغ

گزشتہ بقر عید کے روز ہمارے سیالکوٹ کے ایک نہایت قابل وکیل شیخ روشن دین صاحب تنویر بفضل ایزدی دائرہ احمدیت میں شامل ہوئے ہیں - انہوں نے اپنا بیعت کا فارم حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں بھیجا ہے - صاحب موصوف ایک باکمال شاعر ہیں - ان کا ارادہ ہے کہ اپنی شاعرانہ قابلیت کو بھی احمدیت کی تبلیغ کے لئے صرف کریں - وہ اپنے ایک تازہ خط میں ایک نظم بھیجتے ہوئے لکھتے ہیں۔

میں اپنے آپ میں بہت ہی بڑا انقلاب پا رہا ہوں - آپ بھی دعا کریں - کہ یہ انقلاب جاودانی ثابت ہو - اور میرے اور احباب کے لئے موجب برکات ہو - میں نے ابھی تک وہ نظم تو ختم نہیں کی - مگر ایک اور نظم ارسال کرتا ہوں - امید ہے کہ آپ اسے پسند فرمائیں گے - اور اگر اس قابل تصور کریں - تو الفضل میں برائے اشاعت ارسال کر دیں - مجھے دارالامان سے قبول بیعت کی کوئی اطلاع نہیں آئی - کل امیر جماعت سے دریافت کروں گا میں اپنے اعمال و فرائض کو درست کرنے پر تلا ہوا ہوں - خدا میرے ارادوں میں برکت دے۔ مسعود احمد شاہد از لاہور - نظم حسب ذیل ہے۔

اے احمدیو! احمدیو! سب کو جگاؤ — سورج نکل آیا ہے چراغوں کو بجھاؤ

ظلمت کے نظاموں کو کرو درہم و برہم — پھر نورِ محمد کا نظام اور بناؤ

دنیا کی نظر میں ہے فقط شانِ جلالی — اسلام کی اب شانِ جمالی بھی دکھاؤ

پھیلاؤ ہر اک کونے میں خوشبوئے صداقت — مانندِ صبا باغ کے ہر کونے میں جاؤ

جو آنکھ نہیں دیکھتی اسکو بھی دکھا دو — جو کان نہیں سنتا ہے اسکو بھی سناؤ

سونپی ہے تمہیں دین کی اللہ نے امانت — اللہ کی امانت کو خیانت سے بچاؤ

بت ہیں نئے مادہ پرستی نے اٹھائے — پھر نعرۂ تکبیر سے سجدے میں گراؤ

تنویر مسیحائے زماں کی ہے یہ آواز

گر زندگیٔ نو کی تمنا ہے تو آؤ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔

"ایک عرصہ سے میرے دل میں یہ بات ہے - اور میں سوچتا رہتا ہوں - کہ اپنی جماعت کا امتحان سوالات کے ذریعہ سے لوں - چنانچہ میں نے اس تجویز کا کئی بار ذکر بھی کیا ہے - اگرچہ ابھی موقعہ نہیں ملا - لیکن یہ بات میرے دل میں ہمیشہ رہتی ہے - کہ ایک بار سوالات کے ذریعہ آزما کر دیکھوں - کہ جو کچھ ہم پیش کرتے ہیں اس کے متعلق ان کو کہاں تک علم ہے - اور انہوں نے ہمارے مقاصد اور اغراض کو کہاں تک سمجھا ہے - اور جو اعتراض اندرونی یا بیرونی طور پر کئے جاتے ہیں - ان کی مدافعت کہاں تک کر سکتے ہیں"

حضور کے اس منشاء کو پورا کرنے کے لئے نظارت تعلیم و تربیت کے زیر انتظام ہر سال حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا امتحان لیا جاتا ہے - اس سال بھی انشاء اللہ حضور کی کتب (۱) براہین احمدیہ حصہ اول دوم اور سوم (۲) شحنہ حق (۳) حجۃ الاسلام - (۴) تحفہ قیصریہ اور (۵) راز حقیقت کا امتحان ماہ نومبر سنہ ۱۹۴۰ء میں ہو گا - احباب اور بہنوں کو چاہیئے - کہ وہ حضور کے ارشاد کی تعمیل میں اس امتحان میں شریک ہوں - امتحان میں شامل ہونے والے افراد مہربانی فرما کر اپنے نام ولدیت اور پورے پتہ سے نظارت کو اطلاع دیں۔ ناظر تعلیم و تربیت

میری بیعت

(از قلم جناب خان بہادر مولوی غلام حسن خان صاحب پشاوری)

مندرجہ ذیل مضمون ہمیں جناب خان بہادر مولوی غلام حسن خان صاحب پشاوری کی طرف سے برائے اشاعت موصول ہوا ہے جسے ہم بغیر کسی تبدیلی کے شائع کر رہے ہیں۔ جناب مولوی صاحب کی بیعتِ خلافت پر طبعاً اپنوں اور بیگانوں کے دلوں میں یہ سوال پیدا ہوا ہوگا۔ کہ مولوی صاحب کی بیعت کی وجوہ کیا ہیں؟ سو اس مضمون میں مولوی صاحب موصوف نے خود ان وجوہ کو بیان فرما دیا ہے۔ ہمیں اس موقعہ پر ان وجوہ کی تفصیل کے متعلق اپنی طرف سے کچھ کہنے کی ضرورت نہیں ہے۔ مگر بہرحال یہ ایک انتہائی خوشی کی بات ہے۔ کہ اللہ تعالے نے قریباً چھبیس سال کی جدائی کے بعد جناب مولوی صاحب کو پھر جماعت میں واپس لے آیا ہے۔ اور انہیں دامنِ خلافت کے ساتھ وابستگی پیدا کرنے کی سعادت حاصل ہوئی ہے۔ ہر شخص کے لئے اللہ تعالے نے ہدایت حاصل کرنے کا ایک رستہ رکھا ہے۔ اور جناب مولوی صاحب نے اپنے اس مضمون میں اس رستہ کو بیان کر دیا ہے۔ جس کے ذریعہ انہیں ہدایت نصیب ہوئی ہے۔

(ایڈیٹر)

میری بیعت پر لوگ مختلف توجیہات کریں گے۔ اس لئے مناسب نظر آتا ہے کہ میں اپنے فعل کی خود توجیہ کر دوں۔ شائد کوئی سعید روح اس سے استفادہ کر سکے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو جب اپنی اجل کے قرب کے متعلق خدا کی طرف سے پیغام آنے لگے۔ تو پہلا خطرہ جو اپنی حدیث العہد جماعت کے متعلق آپ کو دامنگیر ہوا۔ وہ جماعت کے تفرق کے متعلق تھا۔ اس کے لئے آپ نے ۱۹۰۵ء کے آخر میں ایک وصیت لکھی۔ میری رائے میں اس وصیت سے یہ امر واضح ہوتا ہے۔ کہ آپ کو اس وقت کی حالت میں اپنی جماعت میں کوئی فرد ایسا نظر نہ آیا کہ زمامِ اختیار خود اپنی رائے سے اس کو سپرد کر دیتے۔ اور یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ اس وقت جو کام کیا گیا۔ وہ عارضی تھا آپ نے چودہ ارکان کی ایک انجمن بنائی جس میں حضرت حکیم مولوی نورالدین صاحب کو صدر اور مولوی محمد علی صاحب کو سکرٹری مقرر کیا۔ موصی جو اللہ تعالے کا رسول اور سلطان القلم تھا۔ اس کے متعلق یہ امر ناممکن تھا۔ کہ وہ اپنی جماعت کو منظم اور متحد رکھنے کے لئے ایک وصیت لکھے۔ اور وہ ایسی ذوالوجوہ ہو۔ کہ اپنے مقصد کو ظاہر نہ کرے۔ میرے خیال میں وصیت سے یہ ظاہر ہوتا ہے۔ کہ انجمن آپ کی جانشین ہے اور انتظامی امور میں اس کی منظور کردہ تجاویز واجب العمل ہیں۔ اور الوصیت سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے۔ کہ یہ انتظام جو عارضی تھا۔ اس وقت تک چلنا تھا۔ کہ کوئی فرد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ذریت میں سے روح القدس کی تائید سے کھڑا ہو۔ جس کا نام آپ نے مصلح موعود رکھا تھا۔ اگرچہ موجودہ خلیفہ نے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فرزند ہیں مصلح موعود ہونے کا دعوےٰ نہیں کیا۔ مگر جماعت کا انتظام ایسا کیا ہے۔ جو مصلح موعود کو کرنا چاہیئے تھا۔

یہ بات سنت اللہ سے بعید نظر آتی ہے۔ کہ انجمن کے انتظام سے جماعت میں جو انقلاب پیدا ہونے والا تھا۔ اللہ تعالے علیم و خبیر اپنے مامور کو اس کی اطلاع نہ دے۔ میرے خیال میں خدا نے اپنے مامور کو اس کی اطلاع دی۔ اور واضح الفاظ میں دی۔ جیسا کہ آگے آتا ہے۔ انجمن ۱۹۰۵ء کے آخر سے مئی ۱۹۰۸ء تک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں برسرِکار رہی۔ اس عرصہ میں آپ کو انجمن کی نسبت جو الہام ہوا۔ وہ یہ تھا۔ انا امتنا اربعة عشر دوابًا ذالك بما عصوا وكانوا يعتدون۔ یعنی ہم نے چودہ جانوروں کو مار دیا۔ کیونکہ انہوں نے نافرمانی کی۔ اور حد سے تجاوز کیا۔ میری رائے میں چودہ جانوروں سے مراد چودہ ارکان والی انجمن ہے۔ اور موت سے ان کی ناکامی مراد ہے۔ انجمن کے وہ ارکان جنہوں نے انجمن کی جانشینی پر ایمان لاتے ہوئے خلیفہ کے ہاتھ پر بیعت کی تھی۔ وہ اس کے بعد اپنے فعل پر جلد پشیمان ہو گئے مگر خدا کے علم میں جو امر مقدر تھا۔ وہ اس نے ان کے ہاتھ سے کروا دیا۔ اس کے بعد یہ لوگ دوسرے موقعہ کے منتظر رہے۔ تاکہ اپنے کھوئے ہوئے اختیار واپس لیں۔ مگر اس موقعہ پر بھی جو کہ چھ سال کے بعد خلیفہ اول کی وفات پر پیش آیا۔ یہ لوگ سخت ناکام رہے۔ جمہور احمدیت نے ان کی پروا نہ کی۔ اور حضرت خلیفہ ثانی کو منتخب کر لیا۔ مؤیدین انجمن کی یہ دوسری خلاف ورزی تھی۔ کہ جس چیز کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات پر خود فیصلہ کیا تھا۔ اب خود ہی اس کے مخالف ہو گئے۔

دوسرا الہام انجمن کے متعلق میرے خیال میں یہ تھا۔ کہ خدا تعالے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے فرماتا ہے۔ وہ کام جو تم نے کیا۔ وہ خدا کی مرضی کے موافق نہیں ہوگا انا عفونا عنك۔ اس الہام کی تشریح کی ضرورت نہیں۔ مگر آخری فقرہ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے احترام میں خدا تعالے انجمن کے انتظام کو ایک وقت تک جاری رہنے دے گا۔ مگر پھر خدائی تقدیر کے ماتحت یہ لوگ اسے خود توڑ دیں گے۔

اس کے بعد یہ ارکانِ انجمن ایک اور خلاف ورزی کرتے ہیں۔ الوصیت میں یہ حکم تھا۔ کہ سب مل کر کام کرو۔ اور مرکز میں رہ کر۔ مگر یہ لوگ لاہور میں ایک جُدا انجمن قائم کرتے ہیں۔ اور وجہ یہ قرار دیتے ہیں۔ کہ خلیفہ صاحب کے ساتھ ان کا چند مسائل میں اختلاف ہے۔ اس لئے ہم ان کے ساتھ مل کر کام نہیں کر سکتے۔ مسلمانوں میں جو ۷۳ فرقے بنے وہ اسی لعنت کی وجہ سے بنے۔ جس کے مٹانے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام مبعوث ہوئے تھے۔ مگر افسوس۔ کہ ارکانِ لاہور نے اسی لعنت کے ماتحت اپنا جُدا فرقہ بنا لیا۔ حقیقت دیکھی جائے۔ تو جو وجہ تفرقہ کی قرار دی گئی ہے۔ وہ بھی صحیح نہیں۔

اول تو حضرت خلیفہ صاحب نے یہ اعلان کر رکھا ہے کہ آپ کے ساتھ بعض مسائل میں اختلاف رکھنے کے باوجود ایک شخص مرکزی جماعت میں شامل ہو سکتا ہے۔

دوم۔ تفرقہ کی بنیاد نبوت کا مسئلہ ہے۔ مگر ظاہراً دونوں فریق مانتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام امتی نبی ہیں۔ جس کا دوسرا نام ظلی اور بروزی نبی ہے۔ لیکن دونوں کے نزدیک آپ کی نبوت نبوتِ مستقلہ نہیں۔ بلکہ شریعتِ محمدی کے تابع ہے۔ البتہ جو مسئلہ قادیان کی مرکزی جماعت اس مسئلہ پر متفرع کرتی ہے۔ کہ وہ غیر احمدی مسلمانوں کے متعلق کُفر بمعنی منکر کا لفظ استعمال کرتی ہے۔ لاہوری اصحاب یہ لفظ استعمال نہیں کرتے۔ مگر عجیب بات یہ ہے۔ کہ عملاً لاہوری ارکان بھی غیر احمدیوں کے ساتھ وہی سلوک کرتے ہیں۔ جو مرکزی جماعت کرتی ہے۔ اس خفیف اختلاف پر لاہوری اصحاب نے جو عمل اختیار کر رکھا ہے۔ وہ عظیم ہے۔ جو اس قرآنی آیت کا مصداق ہے۔ کہ قَالَتِ الْيَهُوْدُ لَيْسَتِ النَّصٰرٰى عَلٰى شَيْءٍ وَّقَالَتِ النَّصٰرٰى لَيْسَتِ الْيَهُوْدُ عَلٰى شَيْءٍ وَّهُمْ يَتْلُوْنَ الْكِتٰبَ۔

میں خلافت احمدیہ کے متعلق بھی چند مختصر الفاظ لکھنا چاہتا ہوں۔ ظاہر ہے۔ کہ نہ تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کسی شخص کو بطور خلیفہ مقرر کیا۔ اور نہ ہی خدا نے براہِ راست بنایا۔ مگر اللہ تعالے کے الہامات سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ خدا کو خلافت کا نظام پسند ہے۔ خلیفہ کا انتخاب بظاہر لوگوں کی رائے سے ہوتا ہے۔ مگر اس میں اللہ تعالے کی مشیت در پردہ کام کرتی ہے سو جماعت احمدیہ میں بھی اللہ تعالے کی مشیت نہ صرف افرادِ جماعت کے ذریعہ بلکہ صدر انجمن کے ذریعہ بھی عمل میں آئی۔

اللہ تعالےٰ کی نصرت کے جو آثار مرکزی جماعت کے ساتھ نمایاں طور پر نظر آتے ہیں۔ وہ اس امر پر شہادت ہے۔ کہ یہ خلافت خدا کی مشیت سے قائم ہوئی ہے۔ اور وہ اس امر پر بھی شہادت ہے کہ جو اعتراضات حضرت خلیفہ ثانی پر کئے جاتے ہیں۔ اور وہ بعض لوگوں کی بیعت میں حائل ہیں۔ وہ یا تو غلط فہمی کا نتیجہ ہیں۔ اور یا افترا ہیں ٭ احتمال ہے۔ کہ بعض لوگوں کے دلوں میں یہ خیال پیدا ہو کہ لاہوریوں کے ذریعہ جو انقلاب پیدا ہوا جس نے جماعت کو دو ٹکڑوں میں تقسیم کر دیا اس کی اطلاع حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو کیوں نہ دی گئی۔ میرے نزدیک اس کا اشارہ ایک الہام میں موجود ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعض الہامات حکایت عن الغیر کے رنگ میں بھی ہیں۔ اسی نہج پر حضرت صاحب مولوی محمد علی صاحب کے متعلق اپنے ایک رویا میں حکایۃً عن ارکان لاہور فرماتے ہیں۔ آپ بھی صالح تھے۔ اور نیک ارادے رکھتے تھے۔ آؤ ہمارے ساتھ بیٹھ جاؤ۔ میری رائے میں اس الہام میں لاہوری ارکان کے خیال کا نقشہ کھینچا گیا ہے۔ اور مولوی محمد علی صاحب کی سابقہ خدمات کا جو نقشہ ارکان لاہور کے ذہن میں تھا اس کا اظہار کیا گیا ہے۔ اور دوسرے فقرہ میں قادیان سے نکل کر لاہور میں آ بیٹھنے کی خواہش کی گئی ہے واللہ اعلم

آخر میں میں یہ امر بھی ظاہر کر دینا ضروری سمجھتا ہوں۔ کہ جیسا کہ میں نے بیعت کے خط میں تصریح کر دی تھی۔ ابھی تک مجھے بعض مسائل میں حضرت خلیفہ صاحب سے کسی قدر اختلاف ہے لیکن یہ مسائل ایسے نہیں۔ کہ ان کی تبلیغ واشاعت پر انسان مامور ہو۔ اور نہ ہی وہ مسائل ایسے ہیں۔ کہ مخاصمت کا ذریعہ بن سکیں۔ دوسری طرف مسائل میں میرا اختلاف لاہوریوں کے ساتھ اس سے زیادہ ہے۔ واللہ یھدی من یشاء الی صراط المستقیم۔

غلام حسن پشاوری مقیم قادیان ۔ ۴ فروری ۱۹۴۰ء

رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے حق و حکمت سے پُر ارشادات

حضرت میر محمد اسحاق صاحب کے درس الحدیث سے مختصر نوٹ

ابدی جنت کا ملنا محض خدا کے فضل و کرم پر منحصر ہے

فرمایا حدیث میں آیا ہے۔ کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لن یُدخل احداً عملہ الجنۃ قالوا ولا انت یارسول اللہ قال لا ولا انا الّا ان یتغمدنی اللہ بفضل ورحمۃ یعنی کسی شخص کو اس کے اعمال جنت میں داخل نہیں کرا سکتے۔ اس پر صحابہ نے پوچھا یارسول اللہ آپ کو بھی ؟ حضور نے فرمایا ہاں مجھے بھی نہیں۔ سوائے اس کے کہ خدا تعالےٰ مجھے اپنے فضل و رحمت کے ساتھ ڈھانپ لے۔

فرمایا اس حدیث کے یہ معنی نہیں کہ نعوذ باللہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اعمال ایسے نہیں کہ آپ کو جنت میں لے جائیں۔ بلکہ مطلب یہ ہے۔ کہ ابدی جنت کا ملنا محض خدا تعالےٰ کے فضل و کرم پر منحصر ہے۔ کیونکہ بندہ کے اعمال محدود ہیں۔ اور محدود اعمال پر ابدی جنت (ابدی کے معنی جس کی انتہا نہ ہو۔) کا ملنا خلاف عقل ہے۔ اور از روئے حساب بھی محال ہے۔ کہ محدود اعمال کے بدلے ابدی جنت ملے۔ خواہ معمولی سے معمولی نیکی کی کتنی بڑی جزا کیوں نہ ہو۔ چونکہ انسان کی عمر محدود ہے لہذا اعمال بھی محدود ہیں۔ اور محدود اعمال کے بدلے کبھی ختم نہ ہونے والی جنت نہیں مل سکتی۔ پس اس حدیث میں الجنۃ سے مراد ابدی جنت ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کا یہ مطلب ہے۔ کہ انسان کو خواہ وہ نبی ہی کیوں نہ ہو۔ ابدی جنت کا ملنا خدا تعالےٰ کے فضل و کرم اور رحمت پر منحصر ہے۔ کیونکہ اس کے اعمال محدود ہیں۔ پس اسلام نہ تو یہ سکھاتا ہے۔ کہ خواہ کوئی کچھ کرے خدا تعالےٰ عذاب نہیں دیگا اور نہ یہ کہتا ہے کہ جتنے اعمال ہونگے خدا تعالیٰ ان سے کچھ بھی زیادہ اجر نہیں دے گا بلکہ یہ کہتا ہے کہ للذین احسنوا الحسنیٰ و زیادۃ یعنی خدا تعالےٰ اعمال کے مقابلہ میں بہت کچھ زیادہ دیگا۔ پس ہم یقین رکھتے ہیں کہ وہ ہم کو ہمارے اعمال کے علاوہ اپنی طرف سے زیادہ بھی دیگا۔ دیکھو ہمارے کونسے اعمال تھے جن کے بدلہ اس نے زمین و آسمان۔ ہوا۔ پانی۔ آگ۔ چاند۔ سورج ستارے۔ پہاڑ۔ نباتات۔ حیوانات وغیرہ ہمارے کام میں لگا دیئے ہیں۔ یہ اس کی طرف سے عطیہ نہیں تو اور کیا ہے۔ ہمارا کوئی کسی قسم کا چھوٹا بڑا عمل نہیں جس کے بدلے ہم نے یہ بڑی بڑی نعماء پائی ہیں کیونکہ یہ سب چیزیں ہماری پیدائش اور ہمارے عمل کرنے سے پہلے ہمارے لئے اس نے پیدا کر رکھی تھیں۔ سمجھ و عقل رکھنے والا انسان اس بات کو سامنے رکھ کر نتیجہ نکال سکتا ہے۔ کہ خدا تعالےٰ انسانی اعمال کے علاوہ اپنی طرف سے اتنا "زیادہ" دے سکتا ہے۔ اور دیتا ہے کہ انسان اس کا تصور بھی نہیں کر سکتا۔

پس ہمیشہ کی زندگی اور ابدی جنت کا ملنا اعمال پر منحصر نہیں۔ بلکہ خدا تعالےٰ کے فضل اور رحمت پر منحصر ہے۔ ہمارے اعمال ہم کو جنت میں تو داخل کر سکتے ہیں۔ مگر اس میں ہمیشہ نہیں رکھ سکتے۔ اس میں ہمیشہ رہنا خدا کے فضل پر منحصر ہے۔ اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کا یہی مطلب ہے۔ کہ ابدی جنت خدا تعالےٰ کے فضل و کرم پر منحصر ہے۔

صفائی اور تحسین و تزئین

فرمایا یہ جو حدیث میں آیا ہے کہ خمس من الفطرۃ۔ الختان والاستحداد ونتف الابط۔ وتقلیم الاظفار وقص الشوارب۔ یعنی ختنہ کرانا۔ زیر ناف بال صاف کرنا۔ بغلوں کے بال اکھاڑنا ناخن کٹوانا اور مونچھیں کترانا فطرت میں سے ہیں۔ اس میں فطرت کے معنی صفائی اور عمدہ بناوٹ کے ہیں۔

صفائی کی تشریح میں فرمایا بعض باتیں ایسی ہوتی ہیں کہ اگر خدا تعالےٰ یا نبی ان سے آگاہ نہ کرے۔ تو انسان کو پتہ نہ چل سکے۔ کہ ان کو کس طرح اور کس وقت ادا کرنا چاہیئے۔ جیسے پانچ وقت کی نمازیں ہیں۔ اگر خدا تعالےٰ اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم ان کے اوقات اور رکعتیں مقرر نہ فرماتے تو ہم اس بارے میں کچھ نہ کر سکتے۔ اس حدیث میں نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا ہے۔ کہ یہ پانچ چیزیں صفائی کے لئے اتنی ضروری ہیں۔ کہ اگر ان کے متعلق نہ خدا تعالےٰ نے فرماتا۔ اور نہ میں ان کو بیان کرتا تو بھی ایک صفائی پسند انسان ان باتوں کو ضرور اختیار کرتا۔

پس ان باتوں کے کرنے میں آریہ یہودی۔ عیسائی اور مسلمان کا سوال نہیں۔ بلکہ صفائی کا سوال ہے۔ ہر صفائی پسند انسان کا ان باتوں کو صفائی اور صحت کے لحاظ سے اختیار کرنا ضروری ہے۔ خوبصورتی کے لحاظ سے یہ معنی ہوئے کہ یہ باتیں روح کے متعلق نہیں بلکہ جسم کی تحسین و تزئین کے متعلق ہیں۔ اس کے متعلق نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ پانچ باتیں ظاہری خوبصورتی سے تعلق رکھتی ہیں۔ اور ہر انسان جو ظاہر میں خوبصورت رہنا چاہتا ہے۔ اس کے لئے ان باتوں کا اختیار کرنا نہایت ضروری ہے۔ کوئی انسان رنگ کے لحاظ سے کتنا ہی خوبصورت کیوں نہ ہو۔ اگر وہ ان باتوں کو اختیار نہیں کرتا تو وہ غلیظ اور گندا شمار ہوگا۔ پس نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس ارشاد کا یہ مطلب ہے۔ کہ صفائی اور تحسین جسم کے لئے ان باتوں کا

تعلیم و تربیت

بنی نوع سے حُسنِ سلوک

اسلام لوگوں سے حُسنِ اخلاق۔ اور اچھے اخلاق سے پیش آنے کی تعلیم دیتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ خیر الناس من ینفع الناس۔ کہ لوگوں میں سے بہتر وہ شخص ہے۔ جو ان کو بہت فائدہ پہنچاتا ہے۔

دنیا میں دو قسم کے لوگ پائے جاتے ہیں۔ ایک وہ جو سراسر خیر ہی خیر۔ اور محض بھلائی ہی بھلائی ہوتے ہیں۔ ان کا کام یہ ہوتا ہے۔ کہ ہر وقت مخلوق خدا سے حُسنِ سلوک سے پیش آئیں۔ اور نیکی اور احسان کا کوئی موقعہ ہاتھ سے نہ جانے دیں۔ گویا ان کی زندگی ایصال خیر اور رفع شر کے لئے وقف ہوتی ہے۔ تمام لوگ جن سے ان کو واسطہ پڑتا ہے۔ ان سے خوش ہوتے ہیں۔ اور ان کو دعائیں دیتے ہیں۔ اور باوجودیکہ یہ لوگ بنی نوع کی ہر طرح خدمت کرتے ہیں۔ مگر سب کچھ کرتے ہوئے خیال کرتے ہیں۔ کہ انہوں نے کچھ نہیں کیا۔ ان پر کوئی ایسا زمانہ نہیں آتا۔ کہ وہ احسان جتا کر یا ایذا دے کر آیت لاتبطلوا اعمالکم کی نہی کے خلاف کریں۔ بلکہ وہ بنی نوع سے حسن سلوک کرنے کی توفیق پانے پر خدا کا شکر بجالاتے ہیں۔ اور خوش ہوتے ہیں۔ کہ اپنے بھائیوں کی خدمت کا انہیں موقعہ ملا ہے۔ اور پھر یہ لوگ صرف انہیں سے نیک سلوک اور اچھے اخلاق سے پیش نہیں آتے۔ جو ان سے نیکی سے پیش آتے ہیں۔ بلکہ جو لوگ ان سے کوئی تعلق یا برتاؤ نہیں رکھتے ان سے بھی احسان کرتے ہیں۔ اور احسان بھی ایسا۔ کہ جیسا اپنی عزیز اولاد سے روا رکھتے ہیں۔ گویا یہ لوگ خدا کی صفت ربّ العالمین کے پورے مظہر ہوتے ہیں۔

ان کے مقابلہ میں دوسری قسم ایسے لوگوں کی ہے۔ جو محض شر ہی شر ہوتے ہیں۔ کبھی کوئی ایسا موقعہ نہیں جانے دیتے۔ کہ کسی کو دکھ اور تکلیف میں ڈال سکتے ہوں۔ لیکن درگزر سے کام لیں۔ گویا ان کا وجود بنی نوع کے لئے ایصال شرّ اور رفع خیر کے لئے ہے۔ یہ لوگ کسی کو اپنی زبان کی چھری سے کاٹتے ہیں۔ تو کسی کو اپنے ہاتھ سے تکالیف پہنچاتے ہیں۔ تمام اپنے اور بیگانے ان سے نالاں ہوتے ہیں۔ اور اینما یوجھہ لایأت بخیر کے پورے مصداق ہوتے ہیں۔ باوجودیکہ ان سے کوئی نیکی صادر نہیں ہوتی۔ بلکہ رات اور دن لوگوں کو دکھ دینے میں مشغول رہتے ہیں۔ پھر بھی اپنے احسانات کی داستان سناتے رہتے ہیں۔ ان کی ان باتوں کو سُن کر ناواقف شبہ میں پڑ جاتے ہیں اور خیال کرتے ہیں کہ ان لوگوں سے بڑھ کر دنیا میں کون ماحبِ حسن سلوک ہو سکتا ہے۔ مگر حقیقت یہ ہوتی ہے۔ کہ ان سے بڑھ کر دنیا کوئی ظالم نہیں ہوتا۔

انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے موافقین ومخالفین میں مذکورہ ہر دو قسم کے لوگ پائے جاتے ہیں۔ انبیاء کی بعثت کی غرض یہی ہوتی ہے۔ کہ جہاں حقوق اللہ کی ادائیگی پر زور دیں۔ وہاں حقوق العباد کا پورے طور پر خیال رکھنے کی تلقین کریں۔ قرآن کریم حسن سلوک کی تعلیم سے بھرا پڑا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی اس کا نمونہ ہے۔ اس زمانہ میں جبکہ مسلمان کہلانے والوں نے اس تعلیم کو پس پشت ڈال دیا۔ تو خدا نے از سرِ نو قائم کرنے کیلئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا۔ پس ہر مسلمان کہلانیوالے کا بالعموم۔ اور سچے احمدی کا بالخصوص فرض ہے۔ کہ وہ حُسنِ سلوک کی اسلامی تعلیم پر عمل کرے۔

خاکسار۔ قمر الدین مولوی فاضل قادیان

مجلس خدام الاحمدیہ کے نئے سال کے عہدہ دار

صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ کی مہتممین شعبہ جات کی نامزدگی کے بعد مجلس عاملہ مرکزیہ کی حسب ذیل صورت میں تشکیل ہوئی ہے۔ ان عہدہ داران کا تقرر ۴ ماہ تبلیغ ۱۳۲۱ ہش سے ۴ ماہ تبلیغ ۱۳۲۲ ہش تک کے لئے ہے۔

عہدہ	نام
صدر۔	صاحبزادہ حافظ میرزا ناصر احمد صاحب۔
نائب صدر۔	صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب۔
جنرل سیکرٹری۔	خاکسار خلیل احمد ناصر۔
نائب سیکرٹری۔	مرزا منور احمد صاحب مولوی فاضل۔
مہتمم ایثار و استقلال۔	مولوی قمر الدین صاحب۔ مولوی فاضل۔
مہتمم تربیت و اصلاح۔	ملک عمر علی صاحب۔ بی۔ اے۔
" وقار عمل۔	شیخ ناصر احمد صاحب بی۔ اے۔
" تعلیم۔	چوہدری اشتاق احمد صاحب باجوہ بی۔اے۔ایل۔ایل۔بی
" خدمت خلق۔	مولوی سیف الرحمٰن صاحب۔ مولوی فاضل۔
" مال۔	قریشی سعید احمد صاحب فاروقی۔
" تجنید۔	ملک عطاء الرحمٰن صاحب۔
" کار خاص و محاسب۔	ملک عطاء الرحمٰن صاحب۔
" اطفال۔	مولوی محبوب عالم صاحب خالد ایم۔اے۔
" ذہانت و صحت جسمانی۔	صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب۔
" اشاعت۔	جنرل سیکرٹری۔

جنرل سیکرٹری مجلس خدام الاحمدیہ

تقرر عہدہ داران مال

نام جماعت	نام عہدہ دار
(۱) کوہاٹ صوبہ سرحد۔	چوہدری یوسف علی صاحب سیکرٹری مال
(۲) پھمبیاں ضلع ہوشیارپور۔	قادر بخش۔ نبی بخش صاحبان محصلین۔
(۳) چک ۲۰۱ ستارہ والہ ضلع بہاولنگر۔	مولوی محمد عارف صاحب سیکرٹری مال۔
(۴) منڈھی بہاء الدین ضلع گجرات۔	مولوی غلام رسول صاحب سیکرٹری مال۔
(۵) شادیوال چک ۲۰ ضلع گجرات۔	میاں سید محمد صاحب سیکرٹری مال
(۶) ککرالی۔	چوہدری راجہ خانصاحب امین۔ چوہدری احمد الدین صاحب سیکرٹری مال و محاسب۔
(۷) میانوالی۔	شیخ بشیر احمد صاحب سینٹری انسپکٹر سیکرٹری مال۔
(۸) کندیاں۔	مرزا غلام محی الدین صاحب۔ سیکرٹری مال۔
(۹) ناگپور۔	مسٹر ناصر احمد صاحب۔ سیکرٹری مال۔
(۱۰) بھینی شرق پور ضلع شیخوپورہ۔	ملک محمد عاشق صاحب سیکرٹری مال

ناظر بیت المال قادیان

ضروری تصحیح

الفضل کے خلافت جوبلی نمبر میں صفحہ ۱ پر اردو اکیڈیمی لاہور کا اشتہار شائع ہوا ہے۔ جس میں "القلقہ" نامی کتاب کی قیمت ۸ / درج ہے۔ دراصل اس کتاب کی قیمت ایک روپیہ ہے۔ قارئین کرام نوٹ فرمائیں۔

احمدیت کی صداقت کے متعلق دو خواب

عرصہ سے یہ خواہش دامن گیر رہی کہ خالق دوجہان اپنی ایک خاص تجلی سے احقر کو سچے دین کی طرف راہنمائی کرے اور اپنی خاص الخاص حکمت سے راہ ہدیٰ دکھائے۔ اس کے علاوہ جب روزنامہ الفضل میں بیعت کنندگان کی ایک لمبی فہرست نظر آتی۔ تو میرا دل ایک طرف تو اللہ تعالےٰ کے پُر از حکمت احکام کی طرف رجوع کرتا۔ یعنی جو سعید روحیں ہونگی وہ خود بخود دوڑی چلی آئیں گی۔ کا نظارہ نظر آنے لگتا۔ مگر دوسری طرف میرے دل میں یہ خواہش پیدا ہوتی کہ کیا ہی اچھا ہو۔ اگر اللہ تعالےٰ محض اپنے فضل سے مجھ کو بھی صراطِ مستقیم کی طرف ہدایت دے۔ جس پر چل کر ایک آدمی دوسروں کے لئے دلیل بہم پہنچائے کہ اللہ تعالےٰ اپنے بندہ سے اب بھی دور نہیں ہے۔ اور وہ اپنے خاص بندوں کی سچائی ثابت کرنے کے لئے مخلوق کے دلوں میں ایک خاص رنگ میں ظاہر ہوتا ہے۔ اور اس طرح مخلوق خدا کے خاص بندے کی طرف کھچی چلی آتی ہے۔ انہی خیالات کو لے کر میں بستر پر لیٹ جاتا۔ مگر تسلی کسی طرح بھی نہ ہوتی۔ آخر کار میری امید بر آئی اور میرے قادر و توانا خدا نے محض اپنے فضل و کرم سے مجھ عاجز پر احمدیت کی حقانیت ظاہر کی اور اپنے محبوب مسیح موعود کی راہ سے واقف کیا۔

چنانچہ ذیل میں میں اپنی ہر دو خوابیں افادہ عام کے لئے قلمبند کرتا ہوں۔

پہلا خواب غالباً ۱۴ اور ۱۵ اخور کی ۱۹۴۰ء؟ کی درمیانی رات کا ہے۔ کیا دیکھتا ہوں۔ کہ عین صبح کی نماز کا وقت ہے۔ کہ میں اپنے گاؤں کی مشرقی جانب ایک کنوئیں کے نزدیک مع اپنے ایک رشتہ دار کے کھڑا ہوں۔ ہم دو نو کچھ باتیں کر رہے ہیں (مگر یاد نہیں کہ وہ کیسی اور کس کے متعلق تھیں) اچانک میری نظر جو مشرقی جانب اٹھی تو دور درختوں میں سے ایک اونچی سی روشنی دکھائی دی میں اپنے ساتھی سے پوچھتا ہوں کہ کیا آپ کو معلوم ہے کہ وہ روشنی کیسی ہے۔ اس پر اس نے ضلع گورداسپور کا نام لیا۔ اور چاہا کہ مجھے بالتفصیل سمجھائے مگر میں نے اسے خاموش کر دیا اور اسے خود بتانا شروع کیا۔ کہ امسال جب ہم قادیان جلسہ سالانہ پر گئے ہوتے تھے تو وہاں بھی ہم نے ایسا ہی منظر دیکھا تھا۔ اور کہا کہ یہ منارۃ المسیح ہے سالانہ جلسہ کے موقع پر اس پر چراغاں کیا گیا تھا۔ اور میں نے اسے یقین دلایا کہ فی الحقیقت یہ وہی منارہ ہے جو ہم نے قادیان دیکھا اس کے بعد جس طرح صبح کی آمد سے تاروں کی روشنی مدھم پڑ جاتی ہے۔ اور بعد ازاں وہ بالکل غائب ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح منارہ بھی ہماری نظروں سے اوجھل ہو گیا۔ اور ایسا معلوم ہوا کہ صبح ہونے والی ہے۔ اس پر میری آنکھ کھل گئی۔ اور وہ نظارہ جاتا رہا۔ مگر میرے دل میں ایک گونہ خوشی تھی۔ کہ خدا نے اپنے پیارے مسیح کی پیاری بستی کی یاد ہمارے دلوں میں ایک آہنی چٹان کی طرح قائم کی ہے۔ اور یہ مسیح کا منارہ روشن اور سب سے بلند ہے۔

دوسرا خواب پہلے خواب سے کوئی پانچ یا چھ دن بعد کا ہے۔ مگر یہ پہلے سے بھی زیادہ مسرت بخش اور تسلی کن ہے خواب میں ایسا معلوم ہوا۔ کہ میں مع اپنے چند رشتہ داروں یا چند دوستوں (مجھے اچھی طرح یاد نہیں رہا کہ آیا وہ دوست تھے یا کہ رشتہ دار) کے ساتھ قادیان میں پھر رہا ہوں۔ پھرتے پھرتے ہم اس احاطہ کی طرف جا پہنچے جو کہ تعلیم الاسلام ہائی سکول کے قریب کا ہے تھوڑی دیر کے لئے ہم ایک بہت بڑی عمارت کے برآمدہ میں کھڑے ہو گئے۔ یہ عمارت بالکل تعلیم الاسلام ہائی سکول کی مانند ہے ہم تھوڑی دیر وہاں ٹھیر کر آگے چل دیئے۔ تو کیا دیکھتے ہیں۔ کہ اس عمارت کی شرقی جانب دکانیں کھلی ہوئی ہیں۔ ہم ان میں سے ایک میں داخل ہوئے۔ تو وہاں چند دیگر رشتہ داروں سے ملاقات ہوئی۔ اس کے بعد ہم نے دوکان سے چائے پی۔ اس وقت ایسا معلوم ہوا۔ کہ وہ دوکان اور دوسری ملحقہ دکانیں اس طرح آراستہ ہیں جیسا کہ جلسہ سالانہ کے موقع پر عموماً ہوتی ہیں ہمارے وہاں بیٹھے ہوئے اس عمارت (جس کا ذکر میں نے پہلے کیا ہے) کے نزدیک صبح کی اذان کی آواز ہمیں سنائی دی۔ اذان سے پہلے گھنٹی کے بجنے کی آواز آئی۔ اور اس کے معاً بعد اذان کی بلند آواز سنائی دی۔ اذان کی یہ آیت صاف طور پر سنائی دی۔ اشھد ان محمد رسول اللہ۔ اذان کے ختم ہونے پر بلند آواز سے کلام پاک کی ایک اور آیت سنائی دی۔ جو ربنا ما خلقت ھذا باطلا سبحانک فقنا عذاب النار ہے یہ آواز بہت میٹھی اور خوش کن تھی۔ وہ جگہ جہاں سے اذان کی آواز آتی مسجد نور (دفتر) سے مشابہ ہے۔ اذان کی آواز سن کر ہم باہر آ گئے۔ اس کے بعد میری آنکھ کھل گئی۔

یہ ہر دو واقعات دیکھے تو خواب میں گئے۔ مگر دیکھتے وقت ایسا معلوم ہوا جیسا کہ ایک انسان اپنی اصلی آنکھوں سے بحالت بیداری مشاہدہ کرتا ہے۔ اس کے بعد میں تمام ان بھائیوں کو جو ابھی تک خواب غفلت میں کھوتے ہوتے ہیں۔ اور احمدیت کے خلاف ہر ممکن طریق سے زہر افشانی کرتے ہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ چشم بصیرت وا کر کے اور تعصب کی پٹی آنکھوں سے ہٹا کر للہ احمدیت پر غور کریں۔ مگر میں سمجھتا ہوں۔ وہ دن دور نہیں جب احمدیت یعنی حقیقی اسلام کا دور دورہ دنیا پر ہوگا۔ اور ہم تمام حقیقی معنوں میں احمدی نظر آئیں گے۔

خواب میں ہر دو واقعات کا دکھایا جانا سلسلہ عالیہ احمدیہ کی روز افزوں ترقی اور صداقت پر مبنی ہے۔ اور ساتھ ہی خلافت ثانیہ کی حقانیت کا ایک بین ثبوت۔

سید ریاض حسین بخاری بی اے۔ موضع سیدانوالی۔ ڈاک خانہ کوٹلی امیر علی ضلع سیالکوٹ

چندہ جلسہ سالانہ کے متعلق احباب و عہدہ داران جماعت کی ذمہ واری

اختتام جلسہ پر اخراجات جلسہ کے حسابات بے باق کئے جا رہے ہیں۔ جس کے لئے زرِ چندہ کی اشد ضرورت ہے۔ لیکن مجھے افسوس ہے کہ جلسہ سالانہ کے لئے جس قدر رقم کا احباب اور جماعتوں سے بشرح پندرہ فی صدی مطالبہ کیا گیا تھا۔ وہ ابھی بہت سی جماعتوں نے پورا نہیں کیا۔ جس کی وجہ سے مطلوبہ رقم پوری وصول نہ ہونے کے باعث اخراجات جلسہ بے باق کرنے میں دقت پیدا ہو رہی ہے کیونکہ حسابات تب ہی بے باق ہو سکتے ہیں جبکہ تمام احباب جماعتوں سے مطابق شرح مطلوبہ رقم پوری وصول ہو جائے پس احباب و جماعت ہائے احمدیہ کو خاص طور پر توجہ دلائی جاتی ہے کہ وہ اپنے اپنے ذمہ کا واجب الادا چندہ مطابق شرح ۲۰ فروری ۱۹۴۰ء تک ادا فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔ تا انجمن اخراجات جلسہ سالانہ ادا کر کے سبکدوشی حاصل کر سکے۔

(ناظر بیت المال قادیان)

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

مسٹر فضل الحق وزیر اعظم بنگال نے اپنے بیان میں کہا ہے کہ اس وقت اتحاد کے لئے بہترین تجویز یہ ہے کہ صوبوں میں کولیشن وزارتیں قائم کی جائیں۔ اور میں ملک کے مفاد کے پیش نظر اپنی وزارت میں کانگرسیوں کو لینے پر آمادہ ہوں جبل پور والی تقریر پر آپ نے اظہار افسوس کیا

انگورہ ۴ فروری۔ آج فرزند خان کے نواحی علاقہ میں پھر شدید زلزلہ آیا جس سے دو گاؤں بالکل تباہ ہو گئے ۵۴ آدمی ہلاک اور بیس مجروح ہوئے ۲۷ دسمبر کے زلزلہ کے بعد سے اناطولیہ کے علاقوں میں زمین کے نیچے سے جو گڑ گڑ کی آوازیں سنائی دیتی تھیں۔ گذشتہ ۴۸ گھنٹوں میں وہ بہت زیادہ ہو گئی ہیں۔

ٹوکیو ۴ فروری۔ صوبہ کوانگسی میں ننکیانگ کے قریب جاپانی اور چینی افواج میں شدید لڑائی ہوئی۔ کہا جاتا ہے کہ بیس ہزار چینی شکست رہے۔ اور بہت سا اسلحہ۔ بارود ٹینک وغیرہ جاپانیوں کے ہاتھ لگے۔

لنڈن ۴ فروری۔ دارالعوام کی اپوزیشن پارٹی کے لیڈر میجر اٹیلے نے ایک تقریر براڈکاسٹ کرتے ہوئے کہا کہ اگر برطانیہ دنیا پر یہ ثابت کرنا چاہتا ہے کہ وہ حریت کے [illegible] لڑ رہا ہے۔ تو اسے چاہیئے کہ ہر جگہ [illegible] گورنمنٹ کی پالیسی نافذ کرے۔ اور تمام نوآبادیات کو آزاد کر دے۔

روس اور بلغاریہ کے مابین ۵ جنوری کو ایک تجارتی معاہدہ ہوا تھا۔ اب معلوم ہوا ہے کہ سوویٹ سپریم کونسل نے اس معاہدہ کی تصدیق کر دی ہے۔

سر جارج شوسٹر نے آج ایک تقریر میں اعلان کیا۔ کہ جنگ کے اخراجات کو پورا کرنے کے لئے ہمیں تین ارب پونڈ سالانہ کی ضرورت ہے۔ جس میں سے نصف ہر سال قرضہ لینا پڑے گا۔

برلن ۴ فروری۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت ترکی نے جرمنی کو جنگی ضروریات کے لئے خام لوہا دینا بند کر دیا ہے آئندہ وہ یہ لوہا اتحادیوں کو دیا کرے گا۔

لنڈن ۴ فروری۔ ۲۱ جرمنوں کو ایک جاپانی جہاز سے گرفتار کرنے کا انتقام لینے کے لئے جاپانی پولیس نے کوبے میں ۱۳ انگریزوں کو گرفتار کر لیا ہے

لنڈن ۴ فروری۔ بلقانی ریاستوں کی کانفرنس میں فیصلہ کیا گیا ہے۔ کہ جنگ میں جرمنی کی حمایت نہ کی جائے۔ بلغاریہ کے وزیر خارجہ نے ایک تقریر میں مسولینی کی اس لئے تعریف کی۔ کہ اس نے جنگ میں ہٹلر کا ساتھ نہیں دیا۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ بلغاروی حکومت نے جرمنی کے تجارتی مشن کو اپنے ہاں آنے کی اجازت دینے سے انکار کر دیا ہے۔

احمد آباد ۴ فروری۔ یہاں کے کارخانوں کے پانچ نمائندوں نے فیصلہ کیا ہے کہ اگر مزدوروں کے مطالبات منظور نہ کئے گئے۔ تو وہ ہڑتال کر دیں گے مزدوروں کی کل تعداد ایک لاکھ سات ہزار ہے۔

ماسکو ۴ فروری۔ سوویٹ گورنمنٹ کی طرف سے اعلان کیا گیا ہے کہ برطانیہ امریکہ اور فرانس سے جنگی امداد حاصل کرنے کے باوجود فن لینڈ نے ابھی تک روسی اڈوں پر کوئی خاص حملہ نہیں کیا بلکہ اپنے کئی مقامات کی حفاظت بھی نہیں کر سکا۔

بمبئی ۴ فروری۔ ایک پبلک تقریر میں سابق وزیر اعظم مسٹر کھیر نے کہا۔ کہ میں خدا تعالیٰ کو حاضر ناظر جان کر کہتا ہوں کہ میں نے اپنی حکومت کے ۲۷ ماہ میں مسلمانوں کے تمدنی تعلیمی۔ مذہبی اور دیگر حقوق کو نقصان پہنچانے کا کبھی خیال تک نہیں کیا۔ بلکہ حتی الوسع ان کے ساتھ رعایت کرتا رہا

مدراس ۴ فروری۔ مشہور کمیونسٹ لیڈر مسٹر ایم۔ این۔ رائے نے ایک تقریر میں کہا۔ کہ یہ بالکل غلط ہے۔ کہ ہندو مسلمانوں سے بے نیاز ہو کر آزادی حاصل کر سکتے ہیں۔ چاہیئے کہ مسلمان جو کچھ مانگتے ہیں۔ وہ ان کو دے دیا جائے اور اس طرح ان کے ساتھ سمجھوتہ کر لیا جائے

دہلی ۵ فروری۔ آج گاندھی جی نے حضور وائسرائے سے ملاقات کی۔ دونو کی رضامندی سے ایک اعلان کیا گیا ہے کہ دونو میں دیر تک دوستانہ بات چیت ہوتی رہی۔ گاندھی جی نے کہا کہ وہ کانگرس ورکنگ کمیٹی کی طرف سے کوئی اختیار لے کر نہیں آئے۔ اور نہ یہ ضروری ہے کہ کانگرس ورکنگ کمیٹی ان کے فیصلوں کو مان لے۔ وائسرائے نے کھول کر یہ بات بیان کر دی۔ کہ حکومت برطانیہ ہندوستان کو جلد از جلد درجہ نوآبادیات دینا چاہتی ہے آپ نے یہ بھی بتایا۔ کہ اگر ہندوستان کی مختلف سیاسی پارٹیاں رضامند ہوں۔ تو حکومت فیڈرل سکیم کا دروازہ آج بھی کھولنے کے لئے تیار ہے۔ گاندھی جی نے اس جذبہ کی تعریف کی۔ جس کے ماتحت حضور وائسرائے نے یہ بات چیت کی۔ مگر کہا کہ کانگرس کے مطالبات اس میں پورے نہیں کئے گئے۔ بہتر ہو گی۔ کہ مزید ملاقات ابھی ملتوی رکھی جائے۔ گاندھی جی آج واردھا روانہ ہو گئے۔

سر سکندر حیات خان بھی آج شب لاہور روانہ ہو گئے۔ آپ نے اس امر پر اظہار افسوس کیا۔ کہ ملک کے اندر جو جھگڑے پیدا ہو رہے ہیں۔ کانگرس ان کا حل تلاش کرنے میں ناکام رہی ہے

آج حضور وائسرائے کی صاحبزادی اور ان کے شوہر نے برلا ہاؤس میں گاندھی جی سے ملاقات کی۔

آل انڈیا ہندو مہاسبھا کی ورکنگ کمیٹی کا اجلاس ہفتہ اور اتوار کو مسٹر ساورکر کی زیر صدارت یہاں منعقد ہو رہا ہے

آج سر آغا خان قاہرہ سے روانہ ہو گئے۔ اور کل صبح کراچی پہنچیں گے۔

کل سے مرکزی اسمبلی کا بجٹ سیشن شروع ہو رہا ہے۔ جس میں زیادہ منافع پر ٹیکس کا بل بھی پیش ہو گا۔ گو سرکاری کام کافی ہے مگر امید ہے کہ زیادہ مخالفت نہیں ہو گی۔ کیونکہ کل ۱۴۲ ممبروں میں سے کانگرس کے ۱۰ ممبر غیر حاضر ہونگے کانگرس پارٹی کے بعد مسلم لیگ پارٹی سب سے بڑی مخالف پارٹی ہے آج اس کا اجلاس مسٹر جناح کی صدارت میں منعقد ہوا۔ مگر اس بل کے سلسلہ میں کوئی فیصلہ نہیں ہوا۔ کل وزیر خزانہ اس کے متعلق ایک بیان دیں گے۔ اور اس کے بعد پھر مسلم لیگ پارٹی کا اجلاس ہو گا۔ جس میں غور کیا جائیگا۔ کہ وہ حکومت کی اس تحریک کا ساتھ دیں۔ کہ بل کو ۱۶ فروری تک کے لئے سیلیکٹ کمیٹی کے سپرد کر دیا جائے۔ یا اس کا کہ اسے رائے عامہ کے لئے مشتہر کیا جائے۔

لاہور ۵ فروری۔ آج پنجاب اسمبلی میں صنعتوں کو سرکاری امداد دینے کا بل پاس ہو گیا۔ سر چھوٹو رام نے کہا کہ اس سے مستحق کارخانوں کو امداد دینا آسان ہو جائے گا۔ اور گھریلو دیہاتی دستکاریوں کو بھی مدد دی جا سکے گی۔

لنڈن ۵ فروری۔ فن لینڈ کی خاکنائے کریلیا پر بہت گھنا جنگل ہے پچھلے ہفتہ روسی فوجوں نے اس پر حملہ شروع کیا۔ اور آٹھ دس روز میں سارا جنگل جل جلا کر راکھ ہو گیا۔ کل اس محاذ پر انہوں نے چار بار بڑھنے کی کوشش کی۔ مگر ہر دفعہ پسپا کر دیئے گئے۔ ان کے ایک ہزار سپاہی کام آئے۔ آج روسی توپوں نے نئے گولے برسائے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ روسیوں کا پہلا گولہ و بارود ختم ہو چکا ہے فن لینڈ کے جنوب مغرب میں روسیوں کے حملے برابر جاری ہیں۔ کل کے حملہ میں ساٹھ ستر آدمی مارے گئے۔ کل ۲۷ طیاروں نے ایک شہر پر سخت بمباری کی اور ۵۰۰ بم پھینکے جس سے بڑی بڑی عمارتیں تباہ ہو گئیں۔ جھیل لاڈوگا کے شمال میں ایک اور شہر پر بھی سخت بمباری کی گئی۔ ہسپتال اور ایمبولینس کے مرکز پر بھی بم پھینکے جس سے ۲۰ آدمی ہلاک ہو گئے۔ آج روسی طیاروں نے اس شہر پر پھر حملہ کیا۔ معلوم ہوا ہے کہ روسی طیاروں نے استونیا کے نئے ہوائی اڈوں سے فن لینڈ پر بمباری کی۔

عبدالرحمان قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور دفتر قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی۔